سوال

میری خاوند کے ساتھ شدید تلخ کلامی ہوئی اور خاوند مجھے کہنے لگا : تم میری بیوی نہیں میں تیرے پاس کبھی نہیں آونگا "اس کے ساتھ یہ ہوا کہ اسی دن شام کو میں بیمار ہوگئی تو خاوند نے مجھے دم کیا اور بتایا کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس پر افسوس ہے ، اس کے بعد میں نے اس کے بارہ میں پوچھا تو مجھے کہنے لگا : جب اس نے مجھے یہ بات کہی تو تو اس سے طلاق کا ارادہ نہ تھا ، میرا سوال یہ ہے کہ آیا " تم میری بیوی نہیں "کہنے سے طلاق واقع ہوگئی ہے یا نہیں ؟ یہ کچھ عرصہ پہلے بات ہوئی تھی اس کے بعد میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں تھا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ طلاق کے لیے صریح الفاظ بولنا ضروری ہے ، لیکن کچھ علماء اس رائے کی مخالفت کرتے ہیں مجھے بعض اوقات وسوسہ آتا ہے کہ جو کچھ ہوا اس سے ہمارے درمیان طلاق ہو چکی ہے اور ہمارا نکاح فاسد ہے ، الحمد للہ میری دو بیٹیاں ہیں اس کے بعد دوبارہ اس طرح کا جھگڑا نہیں ہوا ، برائے مہربانی اس سلسلہ میں کوئی نصیحت فرمائیں

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

خاوند کا بیوی کو کہنا : تم میری بیوی نہیں ، میں تمہارے پاس بالکل نہیں آونگا " یہ طلاق کے کنایہ میں شامل ہوتا ہے ، طلاق یا تو صریح الفاظ میں ہوتی ہے ، یا پھر کنایہ کے الفاظ میں ، صریح طلاق بغیر کسی نیت کے واقع ہوجاتی ہے ، لیکن کنایہ کے الفاظ سے اس وقت تک طلاق نہیں ہوگی جب تک طلاق کی نیت نہ ہو

اس لیے کہ آپ کے خاوند نے اس قول سے طلاق کی نیت نہیں کی لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی

الانصاف اور کشاف القناع میں بیان کیا گیا ہے کہ :

" آدمی کا اپنی بیوی کو کہنا کہ تم میری بیوی نہیں یہ طلاق کے کنایہ میں شامل ہوتا ہے ، اس لیے جب اس سے طلاق کی نیت کی جائے تو طلاق واقع ہو جائیگی ، اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی "

دیکھیں : الانصاف (468/8) کشاف القناع (250/5) اور تحفۃ المحتاج (6/8) اور تبیین الحقائق (218/2) میں بھی ایسے ہی درج ہے

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے مابین محبت والفت قائم کرے ، اور آپ کو خیر و بھلائی اور اپنی اطاعت پر جمع رکھے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

100997